

جذباتِ خلوص



شیر اسلام الحاج نواب بہادر یار جنگ

پیشینہ سلطان اقلویہ اللامت

بہترین نازل ہوا تھوڑے پر اسے بہادر یار جنگ
قلبِ سلم پر حکومت کر رہا ہے آج تو
تجربہ ہے جو کہتا ہے واہ کا طالب ہے تو
اسے بہادر یار جنگ تو اک مجاہد مرید ہے

اے مسلمانوں کے رہبر اے بہادر یار جنگ
خدمتِ اسلام کا پینے ہوئے ہے آج تو
بحرِ حوث جو کہتا ہے عزت چاہ کا طالب ہے تو
تیرے دل پر حوث ہے اور تو ہر پارہ

دے رہے ہونگے دعا تجھ کو کچھ مصطفیٰ

اے بہادر یار جنگ! اللہ کی رحمت ہے تو
کھول دیتے ہیں ترے الفاظ راہِ کائنات
بھانپ لیتی ہے انھیں تیری نگاہ ہر شیار
اور چھاتی جا رہی تھیں ہر طرف تاریکیاں
ہجیاں قوم مسلمان کی اڑانے کے لئے
مستعد تھیں دیکھ کے لئے حوث کمن
فقطتیں طاری تھیں سب پر کوزہ شیاہ سما
بیکوں کے حال پر تجھ کو ترس آنے لگا
فتنہ پر دازلوں کے فتنوں کو کیا زیر و زبر
اور بھٹایا قوم کی سوئی ہوئی آفت دیر کو
شیر و شکر کا جس سے پیدا ہو گیا پھر امتیاز
آتشِ افسردہ احساس کو بہہ کا دریا
نہ دور رہنے کے لئے ساں بہتیا کر دیا
دل میں پیدا کر دیا شوقِ حیاتِ جاہداں
اتحادِ المسلمین کا نام رہا کہ وہاں
ہر تری آواز ہے وہ قوم کی آواز ہے

خدمتِ اسلام کا تو کر رہا ہے حق اور اہ
نادش اسلاف ہے اور قوم کی عزت ہے تو
جینش لب میں تری پنہاں ہے پیغامِ حیات
کرتے ہیں اختیار و پروردگار ہیں اختیار
ابراہیم آ رہا تھا، کوندتی تھیں بھلیاں،
آسمان تیار تھا ہم کو مٹانے کے لئے،
فصلوں کی نیند تھی، یہ ہوش تھے اہلِ کمن،
تیری محبت کا سامان سب تیار تھا،
ورد آمد آ کر ترے دل میں، جو تڑپانے لگا
تو نے اٹھ کر ہر طرف کاقت خیر البشر،
کر دیا ہمشیار تو نے ہر جوان و ہر کوہ
کر دیا افشاں میں منظر جو پیشید تھا راز
گر مٹی تقدیر سے تو نے ہمیں گرا دیا،
سینہ مسلم میں تو نے درد پیدا کر دیا
زندگی پسند روزہ کی سختی کی عیاں
تو نے ہر امر و ہر شکر کا کھیل لیا
تو نے ہر کلمہ و ہر کلمہ کا تو نے لیا ہے

پیشگاہ سلطان انقلاب سلامت



لے مسلمانوں کے ہیرے بہادر یا جنگ
خدمت اسلام کا پینے ہوئے ہے آج تو
مخوش ہو گئے ہیں عزیمت کا طالع ہے تو
تیرے دل پر چوٹ ہے اور تو ہر پارہ اور

خیر اسلام الحجاج نواب بہادر یار جنگ

کرتیں نازل ہوں تجھ پر اسے بہادر یا جنگ
قلب سلیم پر حکومت کر رہا ہے آج تو
تیرے دل پر چوٹ ہے اور تو ہر پارہ اور
اسے بہادر یا جنگ تو اک مجاہد ہوئے

و کے رہے ہونگے دعا تھ کو محمد مصطفیٰ

اسے بہادر یا جنگ! اللہ کی رحمت ہے تو
کھول دیتے ہیں ترے الفاظ اراذک کائنات
بسانہ لیتی ہے انیس تیری نگاہ پر شیار
اور چھاتی جا رہی تھیں ہر طرف تاریکیاں
ہم جیاں قوم مسلمان کی اڑانے کے لئے
مستعد تھیں دینے کے لئے چرخ کھن
عظمتیں طاری تھیں سب پر تو گزشتہ شیار
بیکوں کے حال پر تجھ کو تو س آنے لگا
فتنہ پر دازوں کے فتنوں کو کیا زیر و زبر
اور جھگایا تو ہم کی سونہی ہوئی نصرت پر کو
خیر و شر کا جس سے پیدا ہو گیا پھر امتیاز
آتش افسردہ احساس کو بہرہ کا دیار
زندہ رہنے کے لئے سماں چھتیا کر دیا
دل میں یہ الہ یا شرفی حیات جاہل
اتحاد المسلمین کا نام نہ دے کر دیا
جو تری آواز ہے وہ قوم کا آواز ہے
ہر کیا ہے ناصت اچھا ہاری قوم کا
نکڑ گویا ان ناصت کو دبا سکتا نہیں
جس طرف تو جاتا ہے لے چل قوم تیرے ساتھ

خدمت اسلام کا تو گورہا ہے حق اور
نادش اسلاف ہے اور قوم کی عزت ہے تو
جینش لب میں تری یہاں ہے پیغام حیات
کرتے ہیں اختیار و پروردہ جہاں اختیار
ابراہیم آراہ تھا، کو نذقی تھیں بھلیاں،
آسمان تیار تھا ہم کو مٹانے کے لئے،
عظمتوں کی نیند تھی، یہ ہوش تھے اہل مکن،
یہ گئی محبت کا سامان سب تیار تھا،
درو آمد لہ کر ترے دل میں جو تڑپانے لگا
تو نے اذکر بہر حفظ سلامت خیر البشر،
گرو یا ہشتیار تو نے ہر جوان جویر کو
کر دیا افشاہیں منتظر جو پیشیدہ تھا راز
گر مٹی تقدیر سے تو نے ہمیں گرما دیا،
سینہ مسلم میں تو نے درد پیدا کر دیا
زندگی چند روزہ کی حقیقت کی عیاں
تو نے ہم پر ہر شہیدانہ کھجما کر دیا
قوم کو جو پر بہرہ دے، قوم کا تو ماز ہے،
یارو جانی کے گلاب پیر اجماری قوم کا
اب نہانے سے ہمیں کوئی مٹا سکتا نہیں
مقت اسلام کی اب لاج تیرے ہاتھ ہے